دعوے نہیں ہوں گے بلکہ عملی کام بھی ہوگا۔

مولانا یوسف لدھیانویؒ کا سانحہ ارتحال

پاکستان میں دہشت گردی بڑی تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے اور دہشت گرد آئے دن نئے انداز سے وارداتیں کر رہے ہیں۔ امن وامان کو تہ وبالا کرنے اور لوگوں میں خوف وہراس پھیلانے کیلئے بڑی سنگین وارداتیں کی جاتی ہیں اور کسی نامور شخصیت کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ تاکہ اس کے قتل پر ہنگامے، مظاہرے، لوٹ مار، آتش زنی جیسی صورت حال بھی پیدا ہو اور ملک میں افراتفری پھیل جائے۔

چند سال قبل پاکستان کے نامور صحافی اور دانشور مولانا صلاح الدین کو شہید کیا گیا۔ اس کے بعد مولانا حبیب اللہ مختار، ہمدرد فاؤنڈیشن کے بانی اور چیئرمین حکیم محمد سعید کو بھی دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ گذشتہ دنوں نواز شریف کے وکیل معروف قانون دان اقبال رعد کو قتل کیا گیا اور حال ہی میں ممتاز عالم دین مولانا یوسف لدھیانویؒ نائب امیر مجلس ختم نبوت کو شہید کر دیا گیا۔

قاتلوں کے بارے میں بعض اخبارات میں بڑی تفصیل سے ذکر کر دیا ہے اور پوری سازش کو بے نقاب بھی کیا ہے۔ یہ محض ایک حادثہ نہیں ہے بلکہ اہل پاکستان کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ وہ لوگ جو اس واقعہ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ملوث ہیں۔ ان کی شدید خواہش ہے کہ پاکستان کا موجودہ آئین فی الفور ختم ہو تاکہ وہ من مانی کر سکیں۔

انہوں نے عمداً ایک ایسی شخصیت کو نشانہ بنایا۔ جس کی وجہ سے ملکی حالات خراب ہوں اور موجودہ عسکری قیادت مجبوراً مارشل لاء نافذ کرے۔ بلاشبہ مولانا موصوف کی شہادت سے پورے ملک میں شدید رد عمل ہوا۔ لیکن قائدین کی بصیرت اور عوام الناس نے بڑی دانشمندی کا مظاہرہ کیا اور حالات قابو میں رہے۔ خصوصاً عسکری قیادت بذات خود اظہار تعزیت کے لئے مولانا کے گھر چلے گئے۔ جس سے ایک اچھا تاثر ملا اور قادیانیت سے اپنی برأت کا کھلے لفظوں میں اظہار کیا۔ جس سے یقیناً سازشی عناصر کو بڑی مایوسی ہوئی ہوگی۔

ہم اس موقع پر اہل اقتدار حضرات کو بالخصوص اور عوام الناس کو بالعموم یہ احساس دلانا چاہتے ہیں کہ وہ دہشت گردوں اور سازشی عناصر پر گہری نظر رکھیں اور کسی حالت میں بھی ان کی سازشوں کو کامیاب نہ ہونے دیں۔

حکومت کو اپنی ذمہ داری پوری دیانت داری سے ادا کرنی چاہئے اور دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کے لئے تمام وسائل بروئے کار لانے چاہئے۔ پاکستان میں اتنی ایجنسیوں کی موجودگی میں ایسے واقعات کا رونما ہونا بڑے افسوس کی بات ہے۔ جس کا سختی سے نوٹس لینا چاہئے اور خاص کر مولانا یوسف لدھیانوی کے قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جانی چاہئے۔ تاکہ دہشت گردوں کی حوصلہ شکنی ہو۔

آخر میں ہم مولانا موصوف کی دین اسلام کے لئے خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

جامعہ سلفیہ کے سالانہ تعلیمی نظام الاوقات میں تبدیلی

دینی مدارس اور جامعات میں عموماً سالانہ نظام الاوقات شوال سے شروع ہو کر ماہ شعبان کو اختتام پذیر ہوتے ہیں اور رمضان المبارک کو سالانہ تعطیلات کی جاتی ہیں۔ جن میں حفاظ تراویح سناتے ہیں اور دیگر طلبہ بعض پروگراموں میں شرکت کرتے ہیں۔ جن میں دورہ تفسیر، دورہ نحو وغیرہ اور انتظامیہ عموماً اپنے اپنے اداروں کے لئے فراہمی چندہ کی مہم چلاتی ہے۔ سالانہ تعطیلات میں اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا کہ رمضان المبارک میں سردیاں ہیں یا گرمیاں۔

لیکن اب بعض مدارس نے شدید گرمیوں میں تعطیلات کرنا شروع کر دی ہیں اور سالانہ نظام الاوقات کو تبدیل کر دیا ہے۔

جامعہ سلفیہ جسے ام الجامعات کا درجہ حاصل ہے نے گذشتہ دنوں اساتذہ کرام کے ایک اہم اجلاس میں ایک اہم انقلابی فیصلہ کیا ہے۔ جس کی توثیق رئیس الجامعہ نے بھی کر دی ہے کہ سالانہ تعلیمی نظام الاوقات تبدیل کر دیا جائے۔ سالانہ امتحان شعبان کی بجائے ذوالقعدہ میں لیا جائے اور تعلیمی سال کو سکولوں اور کالجوں کے نظام سے منسلک کر دیا جائے۔ میٹرک کے امتحان شروع ہونے سے پہلے سالانہ امتحان لیا جائے اور نیا داخلہ مارچ میں شروع کیا جائے۔ تاکہ مڈل اور میٹرک کے طلبہ امتحان دے کر جامعہ سلفیہ میں بروقت داخلہ لے سکیں اور جامعہ میں ان کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ کیونکہ سابقہ نظام میں داخلہ شوال میں ہوتا ہے۔ مڈل و

بقیہ صفحہ نمبر ۲۵